رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ۔۔ کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا ۔۔ بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا ۔۔ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا ۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائٹر میر قاسم علی

جلد ۵	یوم پنجشنبہ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۳۸ھ	نمبر ۱۸

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں

۹ جولائی بروز جمعہ مکرمی قاضی اکمل صاحب کا سب سے چھوٹا بچہ ڈیڑھ سالہ نو یوم پیچش بخار میں مبتلا رہکر والدین کے لئے توشہ آخرت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ قاضی صاحب کو اسکا نعم البدل زندہ رہنے والا بچہ عطا فرما کر اجر صبر بخشے۔ آمین۔

موسم برسات کے آثار امسال بظاہر تسلی بخش نظر نہیں آتے۔ گرانی پر گرانی ہو رہی ہے۔ غلہ وغیرہ دن بدن گراں ہوتا جاتا ہے اللہ تعالےٰ رحم کرکر آمین۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس سال ۲۸ جون کو دن بھر ہوا سرد چلے اسی سال برسات کم ہوتی ہے۔

عکس نامہ مبارک

یہ اس مبارک خط کا فوٹو ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس سلطان کو حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن عمیر بن سلمہ کے ہاتھ مہر نبوت لگا کر بھیجا تھا۔ آپ نے ۶ ہجری میں یہ خط روانہ فرمایا تھا یہ نامہ متبرک بعض فرانسیسی سیاحوں کو ان سفروں میں جو قبط کی جانب گئے تھے ایک سفر میں پایا۔ یعنی مصر کے شہروں میں جیم کے گرجا میں ایک راہب کے پاس سے خریدا اور سلطان عبد المجید خاں والئے دولت عثمانیہ کی خدمت میں اسے لیکر حاضر ہوا سلطان نے اوسے نہایت حفاظت سے دیگر متبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم دیا۔ وہاں سے اس مبارک مراسلہ کا فوٹو اتارا گیا اور پایہ تخت قدیم دہلی سے نور نظر اہل اسلام ہوا اس مبارک مراسلہ کی نقل موجودہ عربی میں معہ ترجمہ اردو مقابل میں ہے۔ ہر ایک کلمہ گو اور محمدی کے گھر میں یہ مبارک فوٹو رہنا چاہئے۔ جو خوشنما آئینہ میں لگایا جاکر باعث نزول برکت و زینت مکان بنایا جاسکے ایک دفعہ منگا کر کم از کم اس زیارت سے تو مشرف ہو جاؤ۔ پھر اگر آپ کی آنکھیں منور نہ ہو جائیں تو واپس بھیجدو ہم فوراً واپس لے لینگے۔

ھدیہ فی عکس صرف ۱۲ علاوہ محصولڈاک

اطلاع - فاروق کا کاتب ایک ہفتہ کی رخصت اپنے وطن ضلع مظفرنگر جاتا ہے اسلئے اگر ۲۹ جولائی کا اخبار باوجود کوشش کے کسی دوسرے کاتب سے لکھوایا جاسکے۔ گر نہ لکھا گیا تو شاید شائع نہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی تفسیر میں اختلاف

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان حق کی مخالفت کرتا ہے۔ تو اسکی عقل و حواس اس سے اس طرح الگ ہو جاتے ہیں۔ جسطرح گدہے کے سر سے سینگ۔ چنانچہ میں ناظرین کے سامنے ایک ایسے شخص کا نمونہ پیش کرتا ہوں۔ جس کا دعویٰ ہے کہ قرآن دانی میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی ہیں۔

مولوی صاحب موصوف اپنی تفسیر پ ۲۴ صہ ۹ پر آیت وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ کا ترجمہ لکھتے ہیں "یعنی گھیر لیگا آل فرعون کو بڑا عذاب قیامت کا" جس سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک سُوْءُ الْعَذَاب سے مراد "بڑا عذاب قیامت کا" ہے۔ لیکن تفسیر پ ۲۴ صہ ۱۸ پر اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں "۔ اور الٹا آ پڑا ان تمام فرعونیوں پر نہایت ہی بڑا عذاب دریا میں غرق ہو جانیکا"

اختلاف نمبر ۲ وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ کا ترجمہ گھیر لیگا آل فرعون کو برا عذاب قیامت کا کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ "اگلے حکم میں اللہ تعالےٰ قیامت کے بڑے عذاب کی تفصیل فرماتا ہے"۔ اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک سُوْءُ الْعَذَاب کوئی علیحدہ عذاب نہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دفعہ ان کو اس وقت عذاب ہوگا جبکہ "وہ صبح و شام دوزخ کو دکھائے جائینگے"۔ اور دوسری دفعہ جبکہ دوزخ میں ڈالدئے جائینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب خود آگے لکھتے ہیں "۔ الغرض آل فرعون کو دو طرح کا عذاب ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ صبح و شام کو دوزخ دکھائے جائینگے ... اور دوسرا عذاب ان کو یہ ہوگا کہ وہ دوزخ میں ڈالدئے جائینگے"۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان کے نزدیک ان آیات میں فرعونیوں کو دو ہی مرتبہ عذاب دئے جانے کا ذکر ہے (۱) صبح و شام دوزخ کا دکھایا جانا (۲) آخرکار دوزخ میں ڈالدیا جانا مگر تفسیر پ ۲۴ صہ ۱۸ میں یوں لکھتے ہیں "اور الٹا آ پڑا ان تمام فرعونیوں پر نہایت ہی برا عذاب دریا میں غرق ہو جانیکا اور قیامت میں فیصلہ ربانی سے پہلے پہلے وہ پیش کئے جا دینگے۔ کنارہ دوزخ پر۔ .... پھر اسی روز جبکہ عدالت ربانی سے ان کا فیصلہ و تصفیہ ہو جائیگا۔ تو دوزخ کے فرشتوں کو حکم ہوگا۔ کہ اب لے جا ڈالو ان تمام فرعونیوں کو دوزخ کے سخت تر عذاب میں"۔ ظاہر ہے کہ اس عبارت سے ان کو تین دفعہ عذاب دئے جانیکا ثبوت ملتا ہے (۱) دریا میں غرق ہونا (۲) صبح و شام دوزخ کا دکھایا جانا۔ یہ کوئی معمولی عذاب نہیں بلکہ خود مولوی صاحب لکھتے ہیں "یہ بھی ان کو بہت ہی بڑا عذاب ہوگا" (۳) دوزخ میں ڈالدیا جانا۔ خوب قرآن دانی ہے۔ بھلا اس کا کون مقابلہ کر سکے۔

اختلاف نمبر ۳ تفسیر پ ۲۴ صہ ۹۷ پر لکھتے ہیں "یہ بات ظاہر و مسلم ہے کہ جب تک کسی شخص کی بات کا ٹھیک ٹھیک اور قطعی فیصلہ نہ ہو جائے۔ تب تک اس کو کوئی جزا و سزا نہیں دیجاتی" مگر تفسیر پ ۲۴ صہ ۱۸ پر خود ہی "فیصلہ ربانی سے پہلے" ہی فرعونیوں کو عذاب تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "اور قیامت میں فیصلہ ربانی سے پہلے پہلے وہ پیش کئے جایا کرینگے۔ گر پینگے کنارہ دوزخ پر" چونکہ یہ آیات کھلی کھلی ہیں ... عذاب قبر پر اور مولوی صاحب نے بدقسمتی سے اس بات کا انکار کیا کہ ان آیتوں سے عذاب قبر کا ثبوت نہیں ملتا۔ اسلئے ان آیتوں کی تفسیر لکھتے وقت مولوی صاحب کے حواس باختہ ہو گئے۔ اور ان کی عقل مفقود ہو گئی۔ آخر میں میں ان تمام دوستوں سے جو مولوی صاحب کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ضد و تعصب کو چھوڑکر اپنے مقتدا کی قرآن دانی کا ملاحظہ فرمائیں۔ اور حق کیطرف رجوع کریں اور وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْل کے ماتحت احادیث نبویہ کو اپنا معمول بنائیں۔ خدا اب لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ آمین والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

تاج الدین (لائل پوری) متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

اکسیر فی اصول التفسیر

یہ نایاب کتاب نواب صاحب بھوپال کی تصنیف بزبان فارسی ہے اسمیں تمام اسلامی تفسیروں کے نام مفسرین کے حالات تفسیروں میں سے معتبر و غیر معتبر تفاسیر کا ذکر خوب نافع اور معلومات کا ذخیرہ ہے تقطیع کلاں لکھائی چھپائی نفیس کانپور کے مشہور مطبع نظامی کی مطبوعہ ۱۲۶ صفحہ کی کتاب ہے قیمت صرف پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک یہ کتاب کسی نہایت شائق علم کیواسطے مفید ہے خوش قسمت اسکو لیگا ایک ہی نسخہ ہے جسکی درخواست پہلے پہونچیگی اسکو ہی یہ ملیگی۔ پتہ منیجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان۔ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری مخالفت میں ان لوگوں نے قرآن شریف کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ میں قرآن شریف پیش کرتا ہوں اور یہ اس کے مقابلہ میں احادیث کو پیش کرتے ہیں مگر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ احادیث اس درجہ پر نہیں ہیں۔ جو قرآن شریف کا درجہ ہے۔ اور نہ ہم احادیث کو کلام اللہ کا درجہ دے سکتے ہیں احادیث تیسرے درجہ پر ہیں اور بالاتفاق مانی ہوئی بات یہ ہے کہ وہ ظن کیلئے مفید ہیں۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً

اصل میں تین چیزیں ہیں۔ قرآن۔ سنۃ اور احادیث۔ قرآن خدا تعالیٰ کی پاک وحی ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور سنۃ وہ اسوۂ حسنہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وحی الٰہی کے موافق قائم کر کے دکھایا۔ قرآن اور سنۃ یہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کام تھے۔ کہ انکو پہونچا دیا جاوے اور یہی وجہ ہے کہ جب تک احادیث جمع نہیں ہوئی تھیں۔ اسوقت تک بھی شعائر اسلام کی بجا آوری برابر ہوتی رہی ہے۔ اب دلوگا یہ لگا ہے کہ یہ لوگ احادیث کو اور سنۃ کو ایک کیے دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک چیز نہیں ہیں۔ پس احادیث کو جبتک قرآن اور سنۃ کے معیار پر پرکھ نہ لیں

ہم کسی درجہ پر رکھ نہیں سکتے لیکن یہ ہمارا مذہب ہے کہ ادنیٰ سی ادنیٰ حدیث بھی جو اصول محدثین کی رو سے کیسی ہی کمزور اور ضعیف ہو لیکن اگر قرآن یا سنۃ کے خلاف نہیں تو وہ واجب العمل ہے۔

مگر ہمارے مخالف یہ کہتے ہیں کہ نہیں محدثین کے اصول تنقید کی رو سے جو صحیح ثابت ہو۔ وہ خود قرآن اور سنۃ کی کیسی ہی مخالف ہو۔ اسکو مان لینا چاہئے۔ اب عقلمند غور کریں اور خدا کا خوف دل میں رکھکر فکر کریں۔ کہ حق کس کے ساتھ ہے؟ ان کے یا میرے۔ میں خدا کے کلام اور اس کے پاک رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو مقدم کرتا ہوں اور یہ ان لوگوں کی باتوں اور خیالی اصولوں کو مقدم کرتے ہیں۔ جنہوں نے کوئی دعویٰ نہیں کیا کہ یہ اصول تنقید اور احادیث کے ہم نے خدا کی وحی اور الہام سے قایم کئے ہیں۔

اگر یہی بات ہے کہ احادیث کے لئے قرآن اور سنۃ کے علاوہ کوئی اور معیار ہے۔ جو شخص اپنی دانش اور عقل سے قائم کیا گیا ہے۔ تو پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا وجہ ہے؟ سنیوں کی پیش کردہ احادیث یا شیعوں کی پیش کردہ احادیث صحیح نہ مانی جاویں کیوں ایک فریق دوسرے کو رد کرتا ہے؟ اسکا جواب ہمیں کوئی نہیں دیتا۔ ان ساری باتوں سے بڑھکر ایک بات ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں اقرار کر لیا ہے۔ کہ اہل کشف جو لوگ ہوتے ہیں۔ وہ احادیث کی صحت کے لئے محدثین کے اصول تنقید احادیث کے پابند نہیں ہوتے بلکہ وہ بعض اوقات ایک صحیح حدیث کو ضعیف ٹھیرا سکتے ہیں یا ضعیف کو صحیح کیونکہ وہ براہ راست اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اطلاع پاتے ہیں جب یہ بات ہے تو پھر مسیح موعود جو حکم ہو کر آئے گا۔ کیا اسکو یہ حق نہ ہوگا۔ کہ وہ احادیث

کی صحت اس طریق پر کر سکے۔ کیا وہ خدا تعالےٰ سے فیض نہ پا سکیگا۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے محروم ہوگا۔ اگر اسکو یہ مقدرت نہیں تو پھر بتاؤ کہ ایسا حکم کس کام اور مصرف کا ہوگا

اس لئے احادیث کو یہ لوگ جب محتاط کرنے لگیں تو اس امر کو کبھی بھولنا نہ چاہئے کہ قرآن اور سنت سے اسکو الگ کر لیا جاوے۔ ہمارے ضلع میں حافظ ہدایت علی صاحب ایک عہدہ دار تھے مجھے اکثر ان سے ملنے کا اتفاق ہوتا تھا ایک بار انہوں نے کہا۔ کہ میں ان کتابوں کو جنمیں مسیح اور مہدی کے آنیکا ذکر ہے۔ دیکھ رہا تھا انمیں ہزاروں نشانیاں قائم کر رکھی ہیں۔ چونکہ یہ ساری نشانیاں تو پوری ہونے سے رہی۔ اسلئے مجھے اندیشہ ہے کہ اسوقت جھگڑا ہی برپا ہوگا لوگ اسوقت تک ماننے سے رہے جبتک وہ سارے نشان پورے نہ ہولیں۔ اور وہ نشان یکدفعہ پورے ہونے سے رہے۔ حقیقت میں ان کی فراست صحیح نکلی اسوقت وہی ہوا۔ انکار ہی کیا گیا

اصل بات یہی ہے جسکو میں نے بارہا بیان کیا ہے کہ پیشگوئیوں کا بہت بڑا حصہ مجاز اور استعارات کا ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ ظاہری رنگ میں بھی پورا ہو جاتا ہے۔ یہی ہمیشہ سے قانون چلا آیا ہے اس سے ہم تو انکار نہیں کر سکتے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اگر ساری حدیثیں پوری ہونی ہیں یعنی جو سنیوں کی ہیں وہ بھی اور جو شیعوں کی ہیں وہ بھی علیٰ ہذا القیاس تمام فرقوں کی تو یقیناً یاد رکھو کہ پھر نہ کبھی مسیح ہی آئیگا اور نہ مہدی

دیکھو میری ضرورت سے زیادہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرورت تھی۔ جب آپ تشریف لائے۔ اب بتاؤ کہ کیا اسوقت سب نے آپ کو تسلیم کر لیا؟ اور کیا وہ سارے نشانات جو توریت یا انجیل میں آپ کے لئے رکھے گئے تھے پورے ہو گئے ہیں؟ خدا کے واسطے سوچو تو سہی اور اگر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری نشانیاں جو انکی کتابوں میں پائی جاتی تھیں پوری ہو گئی تھیں۔ پھر یہود و نکو کیا ہوگیا تھا جو انہوں نے انکار کردیا۔ یہی ساری نشانیاں پوری نہیں ہوئیں۔ کیونکہ ایسی بہت سی ہوتی ہیں جو خود تجویز کرلی جاتی ہیں۔ اور بہت سی ایسی ہوتی ہیں کہ جو کچھ اور مطلب و مفہوم رکھتی ہیں جب سب راستبازوں کے وقت انکا انکار کیا گیا۔ کہ نشانات پورے نہیں ہوئے تو اسوقت اگر انکار کیا گیا تو اسی سنت پر انہوں نے قدم مارا ہے۔ میں کسی کی زبانی انکار تو بند نہیں کرسکتا۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ وہ میرے عذرات کو سنکر جواب دیں یونہی باتیں بنانا تو طریق تقوے کے خلاف ہے۔ منہاج نبوۃ پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ میں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں میں اپنے دعوے کو منہاج نبوۃ کے معیار پر پیش کرتا ہوں پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نکی جاوے۔

الحکم نمبر ۶ جلد ۵ ص ۲۔

مسئلہ خلافت کے متعلق لیبر پارٹی کی یادداشت

مسلمانان ہند کی درخواستوں کے جواب میں برٹش لیبر پارٹی کی انتظامی کمیٹی نے مسئلہ ٹرکی کے تصفیہ کے متعلق اپنی پالیسی بیان کرتے ہوئے ایک یادداشت شائع کی ہے۔ لیبر پارٹی کے ممبر صلحنامہ کے فیصلہ میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان کوئی فرق نہیں سمجھتے اور ہمیں یقین ہے کہ حکومت خوداختیاری کے اصول جیسے یورپ پر عائد کرنے کیلئے تجویز پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح مشرق وسطی کے فیصلہ میں بھی انہیں ملحوظ رکھا جائے ہم مسلمانان بمبئی کے چوتھے رزولیوشن کی تائید کرتے ہیں۔ جو ۱۸ ستمبر ۱۹۱۹ء کے اجلاس میں پاس کیا گیا تھا۔ اور جس کی غرض و غایت یہ تھی۔ کہ مسلم اور عیسائی آبادی کے درمیان کسی قسم کی تمیز نہ کی جائے۔ اور حکومت خوداختیاری کے اصولوں کو یورپ کی مسیحی آبادی کیطرح مسلمانوں پر بھی عائد کیا جائے

(۲) بخلاف اسکے لیبر پارٹی اس قسم کی حکومت خوداختیاری کو محدود کرنے میں جسمیں کہ خلیفہ کا اقتدار بدستور برقرار رہے مسلمانان بمبئی کی تائید نہیں کرسکتی اور ہمارے خیال میں خلافت ایک مذہبی سوال ہے جسکا فیصلہ مسلمانوں کو خود کرلینا چاہئیے اور غیر مسلم حکومتوں کو اسمیں دخل نہیں دینا چاہئیے۔ ہم برٹش گورنمنٹ کے ان مطبوعہ اعلانوں کو پسند کرتے ہیں جنمیں آغاز جنگ سے ہی مسئلہ خلافت کے متعلق اکثر اوقات بے تعلقی ظاہر کیگئی ہے۔ زیادہ تر اس لئے کہ یہ مسئلہ اسلامی دنیا میں آجکل سرگرمی سے زیر بحث ہے۔ اہل تشیع جو ہندوستان میں کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اور ایرانیں انہیں کی آبادی ہے۔ عثمانی خلافت کے قائل نہیں ہیں وسطی عرب کے وہابی شمالی افریقہ کے سنوسی۔ سلطان مراکو۔ امام سنائی اور شریف مکہ بھی عثمانی خلافت کو نہیں مانتے۔ حجاز فلسطین اور شام کے عربی بولنے والے مسلمانوں نے جنگ کے بعد ترکی سلطنت سے آزادی حاصل کرلی ہے۔ اور وہ شریف مکہ کو امیرالمومنین تسلیم کرتے ہوئے اسکے حق میں دعا کرتے ہیں۔ یہ امر نمایاں ہے کہ لیبر پارٹی حکومت خوداختیاری کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے برٹش گورنمنٹ سے یہ التجا نہیں کرسکتی کہ وہ عربوں سے عثمانی خلیفہ کے اقتدار کو دوبارہ بزور تسلیم کرائے ہم شاہ حجاز کے دعویٰ خلافت کو خالص مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور عیسائی سلطنتوں کو ایسی مذہبی بحث میں جس میں مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو اختلاف رائے ہو دخل نہیں دینا چاہئیے۔ چنانچہ اس وجہ سے انہیں خلیفہ کے تقرر میں بھی مداخلت نہیں کرنا چاہئیے۔

(۳) سلطنت عثمانیہ کے ان مختلف علاقوں میں جو آغاز جنگ کے وقت اس میں شامل تھے حکومت خوداختیاری قائم کرنے کیلئے حسب ذیل امتیاز کو مدنظر رکھنا چاہئیے۔

(الف) وہ علاقے جنمیں لوگوں کے مستقبل کے متعلق ان کی خواہشات معلوم ہیں۔ (ب) وہ علاقے جنمیں لوگوں کی خواہشات معلوم نہیں۔ مگر انکا پتہ لگانا چاہئیے (ج) وہ علاقے جہاں حکومت خوداختیاری کا اصول مروج نہیں ہو سکتا

(د) یہ امر ظاہر ہے کہ جزیرہ نمائے اناطولیہ کے زیادہ حصہ میں جہاں دیگر اقوام کے مقابلہ میں عثمانی ترک بکثرت آباد ہیں خودمختار ترکی قومی سلطنت کے قیام سے حکومت خوداختیاری ۔۔

تنبیہ زبان دراز

غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالہ افشاء راز کا جواب ہے قیمت صرف ۲ ر

سدر کابل

آریوں کے بیس مشہور اعتراضوں کے جواب قیمت صرف ۶ ر

منیجر۔ اخبار فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل ہوجائیگی - مگر بخلاف اس کے یہ امر مسلمہ ہے کہ جزیرۃ العرب میں سابقہ عثمانی علاقہ کی کئی قبائل اور ریاستیں ٹرکی سے مکمل خودمختاری کی خواہاں ہیں - اور اغلب ہے کہ اضلاع شام (حلب - ہامہ - حمث - دمشق) میں جو اس وقت امیر فیصل کے فوجی انتظام کے ماتحت ہیں - خودمختار قومی سلطنت کی قائمی سے کثیر التعداد آبادی کی خواہشات پوری ہوجائینگی - جس میں اکثر عیسائی بھی آباد ہیں - جو مسلمانوں کیطرح زبان عربی میں گفتگو کرتے ہیں - شام کے متعلق دول متحدہ نے جو معاہدہ کیا ہے - ہم اسکے حامی نہیں ہیں - اور ان اضلاع کی خواہ کچھ ہی آخری طرز حکومت کیوں نہ ہو - اس صورت کا پیدا کرنا لازمی ہے - کہ مشرق وسطی میں امن و امان ہوجائے - اور مختلف مذہب و ملت کے لوگوں کو سکون و آزادی حاصل ہو -

(ب) شامی اضلاع کی آبادی کی خواہشات کو رسمی طور پر معلوم کرلینا چاہیئے - اور عربی بولنے والے علاقوں میں جن میں شام - فلسطین اور عراق عرب شامل ہیں - اور جو برطانوی اور فرانسیسی افواج کے قبضہ میں ہیں - اس قسم کی تحقیق کے متعلق خواہش ظاہر کیجاتی ہے - ان اضلاع کے لوگوں سے تین امور کے متعلق مشورہ لینا چاہیئے

۱ - کسی قسم کی عثمانی حکومت کی بحالی - (۲) غیر مشروط - خودمختاری (۳) محدود و میعادی کیلئے لیگ اقوام کی مقرر کردہ شرائط کے ماتحت فرمان حکم برداری کے ذریعہ خودمختاری صلح کانفرنس کو ان لوگوں کے مستقبل کے متعلق پہلے سے ہی کوئی فیصلہ نہیں کرلینا چاہیئے - بلکہ تسلی بخش تصفیہ کی پہلی تدبیر یہ ہے - کہ ان کی خواہشات کا صحیح اندازہ لگایا جائے -

(ج) لیبر پارٹی کے خیال میں سلطنت عثمانیہ کے شمال مشرقی صوبجات میں حکومت خوداختیاری کا اصول رائج نہیں ہوسکتا - جن میں وان - بطلیس - ارض روم - طرابزن - شبین - کاراحصار - دیاربکر - ماموریۃ العزیز اور مراش کے علاوہ ولایت عدنہ کا زیادہ حصہ شامل ہے - کیونکہ (۱) اس علاقہ میں کردوں ارمنیوں - یونانیوں اور ترکوں کی مشترکہ آبادی ہے - اور کسی قوم کو دوسری کے مقابلہ میں کثرت حاصل نہیں ہے - (۲) عثمانی سلطنت نے اس علاقہ پر نہایت بدنظمی سے حکومت کی ہے - وہ ایک قوم کو دوسری کے خدمت لڑاتی رہی ہے - وہ ارمنوں کے قتل عام کی ترغیب دیتی رہی ہے - اور جنگ عظیم کے دوران میں تو ارمنوں پر نہایت ہولناک مظالم توڑے گئے ہیں - امریکن اور جرمن ذرائع کی بنا پر اس کے متعلق جو کمل شہادت شائع ہوئی ہے وہ ان خوفناک مظالم کے متعلق تمام شکوک کو رفع کرتی ہے - اور شہادت سے یہ امر بھی ثابت ہوتا ہے - کہ اگر عثمانی گورنمنٹ ایک قوم کو دوسری کے قتل عام کے لئے حکم نہ دیا کرتی تو یہ تمام اقوام امن و امان سے اکٹھی رہ سکتی تھیں - ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے تلافی مافات صرف اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ لیگ اقوام بالواسطہ یا بلاواسطہ اس علاقہ کی ترقی کے لئے ذمہ دار ہو - لیبر پارٹی کا پختہ خیال ہے - کہ اس علاقہ پر عثمانی اقتدار کا بالکل خاتمہ ہوجانا چاہیئے - مگر ہم نہیں چاہتے - کہ ترکی اقتدار کی بجائے کسی اور قوم کو اس علاقہ کی حکومت دی جائے - ہم چاہتے ہیں کہ ارمینیا کی تمام قومیں امن و امان سے رہیں تا کہ وہ متحد ہو کر اپنے معاملات کا انتظام کرسکیں چنانچہ فرمان حکم برداری کے ذریعہ سے ہی مناسب طور پر ایسا انتظام ہوسکتا ہے بعض دیگر علاقوں مثلاً تھریس اور سمرنا کے نواحی اضلاع ہیں جن کا رقبہ کم ہے اور جن کے متعلق مسلمانان بمبئی کے رزولیوشن میں ہی ذکر کیا گیا ہے -

عثمانی گورنمنٹ ۱۹۱۶ء اور خاصکر جنگ عظیم کے دوران میں غیر ترکی لوگوں اور بالخصوص یونانیوں کو جلاوطن اور ان کو املاک سے محروم کرتی رہی ہے - اور اسوجہ سے وہاں حکومت خوداختیاری کی ترویج اگر ناممکن نہیں - تو دشوار ضرور ہوگئی ہے - بہرحال یہ امر واضح ہے کہ ان لوگوں سے قطع نظر کرکے جن کو بزور ملک بدر کردیا گیا ہے - موجودہ آبادی کے ووٹ ان صوبجات کے فیصلے میں معیار نہیں بن سکتے سمرنا کا مسئلہ خاص طور پر مشکل ہے اگر ان یونانیوں کا خیال رکھا جائے - جو اپنی املاک سے محروم کئے گئے ہیں - تو اس طریق سے حکومت خوداختیاری کے رو سے سمرنا شہر اور نواحی اضلاع ٹرکی سے یونان کو مل جائینگے - مگر لیبر پارٹی کے خیال میں سمرنا تک جو اناطولیہ کی ریلوے کی آخری بندرگاہ ہے - آزاد تجارتی آمد و رفت گذشتہ ایام کی طرح آئیندہ بھی ٹرکی کے لئے اقتصادی لحاظ سے نہایت اہم ہوگی - ممکن ہے کہ ڈانسگ اور فیوم کی مثال کو مدنظر رکھکر اس مسئلہ کو بھی حل کیا جائے -

(۴) - آبناؤں میں سے تجارتی شاہراہ کے متعلق جو بین الاقوامی لحاظ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے - مسلمانان بمبئی نے اپنے رزولیوشن میں کچھ ذکر نہیں کیا - جنوبی روس کے علاوہ وسطی یوروپ اور جنوب مغربی یورپ کے وہ ممالک جو دریائے ڈینیوب کے کنارے پر واقع ہیں - آبناؤں میں سے آزادانہ آمد و رفت کی بدولت ہی دنیا کے ساتھ بحری تجارت کرسکتے ہیں - اور اس میں شائد کوئی مبالغہ نہ ہوگا - کہ وہ وسیع علاقہ جس کے ایک سرے پر بویریا اور دوسرے پر بحیرہ اسود واقع ہے - اسوقت تک اقتصادی یا سیاسی استحکام حاصل نہیں کرسکتا - جب تک کہ امن و جنگ کے زمانہ میں یہ راستہ یقینی طور پر تجارت کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھلا نہ رکھا جائے - جب تک کہ باسفورس اور درّ دانیال کے دونوں ساحلوں کے ساتھ ساتھ کچھ قطعۂ زمین کو لیگ اقوام کے ماتحت نہیں رکھا جائیگا - اس وقت تک آمد و رفت کی آزادی حاصل نہیں ہوگی - اور لیبر پارٹی محسوس کرتی ہے - کہ اس علاقہ کے تصفیہ میں آبناؤں کی آزادی کا خاص خیال رکھنا چاہئیے - نیز قسطنطنیہ کے متعلق ہم ترکوں اور دیگر تمام مسلمانوں کے جذبات سے واقف ہیں - اور ہمیں معلوم ہے کہ کم از کم استنبول کی فصیل کے اندر ترکی باشندے بکثرت آباد ہیں - اسوجہ سے ہم ترکی سے استنبول کی علیحدگی کے اسوقت تک مخالف ہیں - جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اسکے بغیر آبناؤں پر بین الاقوامی قبضہ ناممکن ہے - مگر موجودہ شہادت کی بنا پر یقینی طور پر یہ ثابت نہیں ہوتا - ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں - کہ ترکی پار کے علاوہ باسفورس کے دونوں ساحلوں سے دست بردار ہوجائے اور انہیں جزیرہ نمائے گیلی پولی کے ساتھ بین الاقوامی علاقہ بنا دیا جائے - استنبول کو معہ مسجد ایا صوفیہ کے ترکی حکومت کے ماتحت رکھا جائے اور ترکوں کی حسب خواہش یہ ترکی سلطنت کا صدر مقام رہے -

(۵) لیبر پارٹی کو اس بات کا بھی احساس ہے کہ مسئلہ خلافت سے قطع نظر تمام مسلمان ترکی سلطنت کی تقسیم سے تشویشناک ہیں جو اس کے علاقوں میں حکومت خود اختیاری کی ترویج کے لئے لازمی ہے - کیونکہ غیر ترکی النسل مسلمان اور عیسائی ترکی حکومت کے مخالف معلوم ہوتے ہیں - مسلمان محسوس کر رہے ہیں کہ آخری اسلامی سلطنت کے زوال سے جو نقصان پہنچنے کی توقع ہو سکتی تھی اسلام کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائیگی یہ پارٹی غیر ترکی لوگوں پر یورپین حکومت قائم کرنے کی غرض سے ترکی صلحنامہ سے فائدہ حاصل کرنے کے قطعی مخالف ہے چنانچہ اس کے متعلق پہلے وضاحت کی جا چکی ہے - ہمیں شک ہے کہ آیا سلطنت عثمانیہ نے اس اہم فرض کو پورا کیا ہے - یا وہ پورا کر سکتی ہے - جسکی غیر عثمانی مسلمانوں کو اس سے توقع تھی - اور ہم یہ بتانا چاہتے ہیں - کہ اسلام کے نزدیک اس کثیر التعداد مسلمان آبادی کے مستقبل کے مقابلہ میں جو کسی نہ کسی شکل میں یوروپین طرز حکومت کے ماتحت کر دیگئی ہو - ترکی کا مستقبل کم وقعت رکھتا ہے - ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ بات ضبط تحریر میں لاتے ہیں - کہ ہم ہندوستان - مصر - عراق - عرب میں قومی سلف گورنمنٹ کی فوری قائمی اور نیز ایران میں اسکی بحالی کے حامی ہیں - کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ جب یہ مقصد حاصل ہو گیا - تو اسلام کو ان مواقع کی نسبت جو اُسے سلطنت عثمانیہ کے توسل سے حاصل ہو سکتے ہیں اپنی ترقی کے لئے زیادہ عمدہ مواقع حاصل ہونگے - (حق ۲۶ر جون)

تبادلہ سکہ کی حالت

محکمہ فائننس کا ایک اعلان مورخہ ۲۱ جون بدیں مضمون شائع ہوا ہے کہ تبادلہ سکے کے موجودہ بازاری نرخ کی وجہ سے گورنمنٹ ہند اور صاحب وزیر ہند میں چند ہفتوں سے خط و کتابت ہوتی رہی ہے کہ اس معاملہ میں کیا کارروائی کیجائے - نرخ تبادلہ نہ صرف سونے کی قیمت کی نسبت سے کم ہو گیا ہے - بلکہ تجارت برآمد کی امداد کی کمی کیوجہ سے دو شلنگ کی مساوات سے بھی گر گیا ہے - یہ مساوات تو اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے - جبکہ سونے اور پونڈ کے نرخ میں یکسانیت پیدا ہو - اس مسئلہ کا موثر اور مستقل حل اس پالیسی سے علیحدہ نہیں ہو سکتا - جو سونے کے متعلق اختیار کیجائے - لہذا گورنمنٹ بڑی مسرت سے اعلان کرتی ہے - کہ ۲۱ر جون سے درآمد طلا اور ممالک غیر سے سونے کے سکوں کی درآمد پر جو بندش عائد تھی وہ دور کر دیگئی ہے علاوہ ازیں گورنمنٹ نے ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے کہ ساورن اور نصف ساورن تا صدور حکم ثانی جائز سکہ نہ سمجھے جائینگے اگرچہ گورنمنٹ انہیں پندرہ روپیہ کے موجودہ تناسب سے آج کی تاریخ سے ۲۱ روز تک کی مہلت میں یعنی ۱۲ر جولائی تک وصول کریگی اس مہلت کے ختم ہونے پر برطانوی طلائی سکے کی درآمد کی بندش بھی ہٹا دیجائیگی - لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ اس مضمون کا مسودہ قانون پیش کریگی کہ ساورن کی قیمت ۱۰ روپیہ کے مساوی کر دیجائے - اسوقت ساورن پھر جائز سکہ سمجھے جائیگا - یہ تدابیر جو انڈین کرنسی کمیٹی کی سفارشوں کے مطابق ہیں خاص طور پر اس لئے ضروری ہوگئی ہیں کہ ساورن ناجائز طور پر برطانوی ہند کی خشکی کی سرحد کیطرف سے ہندوستان میں لائے جاتے ہیں تاکہ سرکاری خزانوں اور کرنسی آفسوں سے زر تبادلہ وصول کیا جائے

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ پونڈ کی بازاری نرخ میں کمی ہو جانیکی وجہ سے ۲۴ر جون اور مابعد کی تاریخوں میں صاحب وزیر ہند کے نام جو ہنڈیاں ہندوستان میں فروخت کیجائینگی انکا نرخ فی روپیہ ایک شلنگ $11\frac{19}{32}$ پنس وصولی ہنڈی کیلئے اور ایک شلنگ $11\frac{5}{8}$ پنس میعادی کے لئے ہوگا - یہ وہ نرخ ہے جو اسوقت رائج ہوگا جبکہ پونڈ کی قیمت سونے کی قیمت سے متناسب ہو جائیگی - اس نرخ پر ۱۰ لاکھ پونڈ کی فروخت ۲۴ر جون اور اسکے بعد تا اطلاع ثانی ہفتہ وار ہوا کریگی -

شملہ - ۲۱ جون ۱۹۲۰ء - اسوسی ایٹیڈ پبلسٹی کمیٹی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلقُرآنِ فِی رَمَضَانِ

فرمودہ مولانا حافظ روشن علی صاحب

مرتبہ قاضی اکمل صاحب

۴۵۵ فلا نقیم لھم - یہ اس لئے کہ ان کی نیکی ہی کوئی نہیں - پس وزن کی ضرورت ہی نہ ہوگی -

۴۵۶ کھیعص کافی ہے ہدایت کرنیوالا ہے علیم ہے صادق -

۴۵۷ سمیا - اس کا ہم صفت -

۴۵۸ الا تکلم زیادہ گفتگو و عظ سے ضعف ہوجاتا ہے - اسلئے روکا -

۴۵۹ خذ الکتب تورات نہ کہ کوئی نئی کتاب

۴۶۰ ویوم یموت - جس دن مرا

۴۶۱ مکانا شرقیا - روشن مکان یا ایسا مکان جو شرقی طرف تھا

۴۶۲ سریا - چشمہ - (ب) سردار

۴۶۳ فقولی - اشارۃً بتا دینا

۴۶۴ یاُخت ھارُون - بوجہ نیکی ہارون کی بہن کہا

۴۶۵ قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ بخاری شریف میں دو تین مثالیں بچوں کے کلام کرنے کی ہیں پس مسیح کی خصوصیت نہیں اگر وہ بچپن میں بولے -

۴۶۶ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ - یہ بطور پیشگوئی خدا کے علم میں دی جا چکی ہے -

۴۶۷ وَبَرًّا بِوَالِدَتِی - یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ مسیح کا باپ نہ تھا - ورنہ اسکے ساتھ احسان کا ذکر آتا

۴۶۸ لَاَرْجُمَنَّکَ - نکال دونگا (جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے) -

۴۶۹ فَلَمَّا اعْتَزَلَھُمْ - اس میں بتایا کہ ابراہیم نے ہجرت کی اور ترقی پائی یہی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم -

۴۷۰ وَوَھَبْنَا لَہٗ - یعنی ہارون کو انکا تبع بنایا -

۴۷۱ غَیًّا - گمراہی - جہنم کی ایک وہ (الحدیث)

۴۷۲ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ - یہ ترتیب واقعی نہیں بلکہ ترتیب کلامی پھر ایک بات بتلاتے ہیں

۴۷۳ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا - اکثر کا مذہب ہے کہ خطاب ہے - ہمارے شیخ فرماتے ہیں - یہاں منکران قیامت جن کا ذکر اوپر ہے مخاطب ہیں - چنانچہ ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ میں بتا دیا ہے کہ متقی پہلے ہی دور رکھے جائینگے - یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَھَنَّمَ وِرْدًا میں دو گروہ ہونگی تقسیم پہلے ہی بتا دی -

۴۷۴ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ مسیح موعود کے زمانے میں بعض اشد مخالفوں کے ذریعہ تبلیغ سلسلہ ہوئی ہے - انہوں نے جا کر لوگوں کو اکسایا پھر مناظرات ہوئے اور سعید روحوں نے حق قبول کیا -

۴۷۵ یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے لئے عربی زبان سیکھنی ضروری ہے قرآن مجید کو عربی زبان میں آسان فرمایا - حضرت مسیح موعود کا منشا تھا میری جماعت کی زبان عربی ہو چنانچہ آپ نے بول چال کا ایک رسالہ لکھنا شروع کیا جو تشحیذ میں چھپتا رہا -

۴۷۶ طٰہٰ - طیب و ہادی - (۲) اس شخص کا نام جو بہت متفکر ہو - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم - حضرت موسیٰ مصر سے بھاگ نکلے اور پھر ایسی طاقت کے ساتھ آئے کہ قوم کو نکال کر لیگئے - حضرت نبی کریم کی ہجرت بھی کامیاب ہوگی -

۴۷۷ اُمْکُثُوْا - معلوم ہوا کہ سنت الٰہیہ یہ ہے کہ بیوی کو ادب سے بلایا جائے -

۴۷۸ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ بعض نے استعارۃً یہ ملا دیا ہے کہ بیوی کا خیال چھوڑ کر دوسرے اہم کام کے لئے تیار ہو جاؤ -

۴۷۹ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ - چونکہ پہلے نہایت پر رعب کلام تھا - اسلئے اب کلام مونس فرمایا -

۴۸۰ مِنْ اٰیٰتِنَا الْکُبْرٰی - وہ نشان ہیں نیز لاٹھی کا سانپ فی الواقعہ بنایا اور انہیں سمجھایا کہ اب میری جماعت گرد معلوم ہوتی ہے - وقت آتا ہے کہ تمہیں سانپ کیطرح نگل جائیگی - اور میں اپنی بغل سے ایک روشن اور بے داغ کتاب پیش کروں گا -

۴۸۱ اِذْ اَوْحَیْنَا - یعنی جب تم چل پھر نہیں سکتے تھے تمہیں قتل سے بچایا - تو کیا اب نہیں بچائینگے - جبکہ تم خود بھی کچھ ہمت رکھتے ہو -

۴۸۲ فَتَنّٰکَ فُتُوْنًا - کئی کٹھالیوں میں ڈالکر تجھے پاک صاف کیا اور امر رسالت کیلئے تیار کر دیا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۸۳ نبصرت - مجھے سوجھی وہ بات جو انکو نہ سوجھی
فقبضت - رسول کی شریعت کا کچھ حصہ لے لیا - پھر اسکو پھینک دیا -
۴۸۴ لا مساس - یہ سزا ہے کہ اپنے آپ کو ناپاک اور ذلیل سمجھو اور کسی شریف کے ساتھ نہ لگو - جیسے چوہڑوں بھنگیوں کو ہندوؤں کے زمانہ سے سزا ہے -
۴۸۵ ومن اعرض عن ذکری - پادریوں نے اسپر اعتراض کیا کہ مسلمان تنگ حال تو ثابت ہوا کہ ذکر سے اعتراض کرنے والے مسلمان ہیں - ہمارے شیخ نے فرمایا کہ پادری اسپر غور کریں - کہ حضرت مسیح کو شیطان نے کہا تھا کہ سجدہ کرو تو پھر دنیا کی دولت تمہاری ہے -
دوم حضرت نبی کریم کے صحابہ اور حواریوں کا دولت و حشمت میں مقابلہ کر لو کیونکہ وہ مسلمہ پاک تعلیم پر چلنے والے تھے -
۴۸۶ وامر اھلک بالصلوٰۃ رزق کی کشائش کا یہ نسخہ بتایا ہے کہ خود بھی نماز پڑھے اپنے گھر والوں کو بھی تاکید کرے پھر دونوں اسپر قائم رہیں - اور دعائیں مانگیں اللہ رزق دے گا -

سترھواں پارہ

۴۸۷ ھَلْ ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی جیسے تم دنیا داری کے لئے بیسیوں فریب کرتے ہو ایسے ہی یہ ہے -
۴۸۸ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا - ان بدبختوں کا یہ طریق ہے کہ جو عذاب سے ہلاک ہو جاتے ہیں وہ تو جہنم رسید ہوئے اور جو باقی رہ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم تو اچھے بھلے ہیں ہمارا تو بال تک بیکا نہیں ہوا -
۴۸۹ فِیْہِ ذِکْرُکُمْ عزو شرف تمہارا
۴۹۰ الخلد - غیر متغیر حالت

۴۹۱ مبارک - تمام خوبیوں کا جامع -
بل ربکم - اہل حق کوئی چیز چھڑاتے ہیں تو اس سے بہتر پیش بھی کرتے ہیں سید احمد خاں نے بھی کہا کہ مسیح فوت ہو گیا مگر ساتھ ہی مسیح و مہدی کا سرے سے انکار کر دیا - لیکن حضرت صاحب نے مسیح ابن مریم کی الوہیت کا ابطال کیا اور اس سے بڑھکر مسیح اپنے وجود میں دکھایا -
۴۹۲ بل فعلہ - کیا ہے کسی کرنیوالے نے یعنی جس نے کیا - کیا - اسے چھوڑو تم اصل بات جو دریافت طلب ہے - اسپر متوجہ ہو بل فعلہ کہکر حضرت ابراہیم نے بات کا رخ پھیر دیا -
۴۹۳ ینار کونی - نور الدین لکھتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود سے پوچھا تو فرمایا - واقعی آگ میں ڈالے گئے تھے اگر کسیکو اعتبار نہ آئے تو ہمیں آگ میں ڈالکر دیکھ لو - سرد ہو جائیگی -
۴۹۴ فَفَھَّمْنٰھَا سُلَیْمٰنَ جب یہ بھی ممکن ہے کہ ایک نبی کو ایک بات کی حقیقت معلوم نہ ہو تو تم کو دلیل کی بناء پر بلا دلیل اپنے آباء کی پیروی کرنی ہو -
۴۹۵ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ - ہمارے شیخ فرماتے تھے - ریح سے مراد حکومت ہے
(۲) سوائے اب اس کا سمجھنا آسان کر دیا ہے -
۴۹۶ وَمِنَ الشَّیٰطِیْنِ بڑے بڑے چالاک لوگ -
۴۹۷ فنفخنا فیہا من روحنا - پس پھونکا ہم نے اس بی بی میں اپنی طرف سے روح یعنی مسیح پیدا کیا

۴۹۸ اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ - امتکم کے معنے مذہب تمہارا -
۴۹۹ وَحَرٰمٌ - واجب ہے ان بستیوں پر کہ واپس نہ آئے -
(۲) حرام کے معنے ممتنع بھی ہوتے ہیں - لاانہم کا - ممتنع ہے ان بستیوں پر رجوع کرنا -
۵۰۰ السجل لمبے لمبے کاغذوں کو دہ لپیٹے
۵۰۱ یرثھا - وارث ہونا بتاتا ہے کہ کسی اور کے قبضے میں بھی چلی جایا کرے - ہمارے شیخ فرماتے تھے جو سنوار والا اور لائق ہو حکمرانی کے اسکو دی جایا کرے گی -
۵۰۲ طفلا - انسانی بچہ جو بوقت پیدائش دوسری کی طفیل ہی سے اپنی ضرورتیں پورا کرتا ہے -
۵۰۳ فلیمدد - خودکشی کر کے دیکھ لے کیا آرام ہو سکتا ہے -
۵۰۴ بالبیت العتیق - عتیق کے معنے قدیم اور آزاد دونوں معنے ہیں
۵۰۵ واجتنبوا قول الزور - جھوٹ بھی کبھی مخفی شرک کی وجہ ہی سے بولا جاتا ہے -
۵۰۶ والبدن - جمع بدنہ کی وہ اونٹ جو بیت اللہ میں قربان ہو -
۵۰۷ اطعموا القانع - قانع یعنی سائل والمعتر جو زبان سے نہیں مانگتے -
۵۰۸ صوامع - راہب خانے (ب) بیع گرجے (ج) صلوات - عبادت گاہیں -
۵۰۹ مکنھم فی الارض خدا کا عطیہ سلطنت ملتا ہے ان کو جو دین کی وجہ سے مظلوم ہو گھروں سے نکالے جائیں - اور پھر انکے دلوں میں عزم ہو کہ ہم تمام مذاہب کو آزاد رکھینگے - ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت -

ایک مسلمان کا پیغام - [illegible] قیمت ۲/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں مصارف زندگی

(۱)

موجودہ گرانی کا کیا سبب ہے ؟ کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ حال میں فصل بافراط پیدا ہوئی ہے لیکن مصارف زندگی ابھی تک معمولی حالت پر نہیں آئے ؟ یہ سوالات ہندوستان میں ہر شخص کی زبان پر ہیں - اور اسی قسم کی بے صبری اور مایوسی کے کلمے ساری دنیا میں سنائی دیتے ہیں - دوسرے ملکوں کی نسبت ہندوستان نے فی الواقع بہت کم تکلیف اٹھائی ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ معمولی سالوں میں یہاں سے غلہ کثرت سے باہر جاتا تھا - مگر اب برآمد ملتوی ہے - اور اشیائے خوردنی کی نکاسی کی ممانعت ہے لیکن اگرچہ غلہ کے ذخیرے کم ہو گئے ہیں - لیکن بہت جلد ملک میں غلہ کی اسی قدر افراط ہو جاتی چاہیئے جو قبل از جنگ تھی -

ہندوستان میں گرانی اس حد تک نہیں پہنچی - جیسی کہ دوسرے ملکوں میں اسکی ایک اور وجہ یہ بھی تھی - کہ انگلستان - فرانس - جرمنی - اٹلی - ٹرکی - آسٹریا کی مانند اسکے سامان خوراک کے ذخیرے اس حد تک ختم نہیں ہو گئے تھے اور جنگ چونکہ یہاں کی سرزمین پر نہیں ہوئی اس لئے ان مصیبتوں سے بھی وہ محفوظ رہا - جو ان ممالک میں رونما ہوتی ہیں - جہاں میدان جدال و قتال گرم ہوتا ہے +

جنگ اور گرانی لازم و ملزوم ہیں

تاریخ کے ہر ایک دور سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ جنگ کے ساتھ مصارف زیست میں بیحد افزائش ہو جاتی ہے - اور یہ ناگزیر ہے بلکہ زمانہ حال میں تو ان صنعتوں میں خلل پڑ جانے سے جو زمانہ امن کے لئے مخصوص ہیں اور جنگ کی خاطر وقف ہو جانے سے زمانہ ماضی کی نسبت زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے - کیونکہ اب سامان بنانے کے ذرائع بہ نسبت سابق زیادہ پیچیدہ اور نازک ہیں - اور انکا بالعموم شرکت عمل پر انحصار ہے - جنگ انہدام اور تباہی کا زبردست آلہ ہے - جنگ کے یہ معنے ہیں کہ کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے اور ملازمین کو کاشت و درو کرنے والے آدمی اپنی معمولی معروفیت سے ہٹا کر لڑائی میں شامل کر لئے جاتے ہیں - اور جو لوگ پیچھے باقی رہ جاتے ہیں - وہ اس کام میں لگ جاتے ہیں جس سے جنگی آدمیوں کو ان کے تباہی بخش کام میں مدد ملے - یعنی وہ میدان جنگ کی فوجوں کیلئے کھانے وردی اور دوسرے ضروری ساز و سامان کی چیزیں مہیا کرتے ہیں - بے شمار روپیہ اسلحہ پر صرف کیا جاتا ہے - کروڑوں روپے گولوں اور گولیوں کی صورت میں گویا زمین میں دفن کر دئے جاتے ہیں - علاوہ ازیں اخراجات جنگ کے لئے سکوں کی افراط اور ساکھ میں اضافہ کی ضرورت پیش آتی ہے - تمام ملکوں میں مصروف جنگ ملک کی طاقت خرید ضعیف ہو جاتی ہے اور تمام ملکوں میں اسکی طاقت خرید کم ہو جاتی ہے - ہندوستان بھی اس قاعدہ سے مستثنے نہیں ہے اور یہ لازمی ہوتا ہے کہ دوران جنگ کی تضییع و انہدام کے بعد اقتصادی تکالیف کا ایک دور آئے - مصارف زندگی میں اضافہ ہونے سے مزدوری بڑھ جاتی ہے اور مزدوری کے بڑھنے سے پیداوار کی لاگت میں مزید اضافہ ہوتا ہے - اور اس کی وجہ سے نرخ اجناس اور زیادہ گراں ہو جاتا ہے

فصل کی خرابی ۱

ہندوستان میں جنگ کی پیدا کردہ مصیبت میں سنہ ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء کی فصل کی خرابی سے اور [illegible] ہو گیا - جبکہ امساک باراں سے ایک کروڑ ٹن غلہ کم پیدا ہوا - اس لئے سال گذشتہ میں ذخائر خوراک خالی ہو گئے تھے کاشتکار لوگ عموماً اپنی ضروریات کے لئے کافی ذخیرہ رکھ لیتے ہیں - سنہ ۱۹۱۸ء میں جبکہ پیداوار کم ہوئی تو جب غلہ کی قیمت بڑھ گئی اور اُس کی مانگ زیادہ ہوئی - تو اپنے محفوظ ذخیرہ کو بھی فروخت کرنے پر وہ مائل ہوئے اس کا یہ مطلب ہے - کہ دو سال تک اگر فصل کی پیداوار اوسط درجہ کی ہو - تب کہیں یہ کمی پوری ہو سکتی ہے - اس سال پیداوار عمدہ ہوئی ہے - جس کا غلہ کے نرخ پر اچھا اثر پڑا ہے - گذشتہ بارہ ماہ کے اندر جوار اور باجرے کی قیمت ۸ روپے سے ۴ روپے من رہ گئی ہے - چنوں کا نرخ چھ روپے دو آنے سے چار روپے من اور گیہوں کا پانچ روپے چودہ آنے سے چار روپے چودہ آنہ من ہو گیا ہے - لیکن یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ یہ ارزانی جاری رہے گی - جب تک کہ ایک اور اعلا درجہ کی یا کم از کم اوسط درجہ کی برسات نہ ہو - اور ابھی ہمیں کئی سال انتظار کرنا پڑیگا - کہ نرخ اجناس قبل از جنگ نرخوں کے پیمانہ تک آ جائے - اس میں شک نہیں - کہ ایک اچھی فصل پیدا ہونے سے تکلیف بڑی حد تک رفع ہو جاتی ہے لیکن جنگ کے سبب سے جو اقتصادی خرابی پیدا ہوئی ہے - اس کا یہ فوری علاج نہیں ہو سکتا - مصارف زندگی کا بڑھ جانا ایسی مصیبت نہیں ہے - کہ اس کا مداوا ایک فصل کے عمدہ ہونے سے فوراً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی ہو سکے۔ ایک چیز کی قیمت دوسری چیزوں کے نرخ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اشیائے خوردنی کی قیمت میں اضافہ ہونے سے دیگر ضروریات زندگی کی قیمتیں بھی بڑھ جایا کرتی ہیں۔ باوجود عمدہ فصل ہونے کے غلہ کا نرخ کم نہیں ہو سکتا جبکہ باقی ہر ایک چیز کی قیمت چڑھی ہوئی ہے اسکا سبب بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ جب کاشتکار کو مزدوروں اور مویشیوں اور خانگی ضروریات پر زیادہ دام خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ تو قدرتی طور پر اپنی پیداوار کے دام وہ اسی نسبت سے زیادہ طلب کریگا ؛

(۲)

اور ملکوں میں کس قدر گرانی ہے

اگرچہ اس ملک میں زمانہ قبل از جنگ کی نسبت نرخ اشیاء ابھی تک گراں ہے۔ لیکن بہت سے دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستان پھر بھی سستا چھوٹا ہے۔ انگلستان میں مصارف زندگی میں ۱۳۵ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ فرانس میں ۲۲۰ فیصدی۔ اٹلی میں ۳۰۶ فیصدی اور جاپان میں چاول کا نرخ جو وہاں خوراک کا جزو اعظم ہے۔ ۲۵۰ فیصدی تک بڑھ گیا ہے۔ ہندوستان میں چاول کا بھاؤ پچاس فیصدی سے قدرے زیادہ اور گیہوں کا ۴۰ فیصدی اور مکی کا ۳۰ فیصدی بڑھا ہے۔

غلہ کی برآمد پر بندش

یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ممالک غیر میں قیمتوں کے بہت بڑھ جانے سے ہندوستان میں پیداوار کی بہت مانگ ہے کیونکہ ان ملکوں کی نسبت یہاں نرخ بہت کم ہے۔ ہے کہ اگر برآمد غلہ بے روک ٹوک ہوتی۔ تو ہندوستانی منڈیاں خالی ہو جاتیں۔ کیونکہ کاشتکار اور تاجر زیادہ دام ملنے کی ترغیب سے جہاں تک ان کے اختیار میں ہوتا۔ سارا غلہ بیچ ڈالتے۔ اس لئے گورنمنٹ کو تمام غلوں کی برآمد پر بندش عائد کرنی پڑے گی۔ صرف چند ملکوں کو جہاں ہندوستانی آبادی زیادہ ہے اور جو اپنی بقائے زیست کے لئے ہندوستان کی پیداوار پر انحصار رکھتے ہیں۔ خاص لائیسنس کے ذریعہ غلہ کی نہایت قلیل مقدار بھیجنے کی اجازت دیگئی تھی ؛

گذشتہ مالی سال کے اندر ۹ ہزار ٹن سے بھی کچھ کم گیہوں کی مقدار باہر جانے دیگئی ہے۔ حالانکہ معمولی حالتوں میں ۱۰ لاکھ ٹن سے ۱۵ لاکھ ٹن تک برآمد ہوا کرتی تھی اور چاول ۵ لاکھ ٹن سے ۶ لاکھ ٹن تک باہر جایا کرتا تھا۔ لیکن اس سال اس وقت تک صرف ۹۴ ہزار ۵۱۹ ٹن گیا ہے ؛

برآمد صرف چار فیصدی ہوتی ہے

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں گرانی اس وجہ سے ہے کہ اشیائے خوردنی کی برآمد حد سے زیادہ مقدار میں ہوتی ہے یہ سراسر غلط ہے۔ سمندر پار ہر قسم کے غلہ کی برآمد مجموعی پیداوار کے ۴ فیصدی حصہ سے زیادہ نہیں اور گذشتہ چند سالوں میں کسی سال بھی اس تناسب سے زیادہ مقدار میں غلہ باہر نہیں گیا ہے۔ بلکہ بجائے اس کے کہ کثرت برآمد سے کوئی تکلیف پیدا ہوئی ہو۔ برہما سے چاول اور آسٹریلیا سے گیہوں یہاں لائی گئی تھی۔ سال گذشتہ میں ہندوستان میں جو غلہ باہر سے آیا وہ برآمد کی نسبت ۲۵ لاکھ ٹن سے زیادہ تھا۔ سال رواں میں برہما کے چاول کے فالتو حصہ کی بڑی مقدار ہندوستان کے لئے محفوظ رکھی گئی۔ اور جیسا کہ سال گذشتہ میں کیا گیا تھا۔ ہندوستان کو یہ چاول اصلی قیمت خرید پر دیا جائیگا۔ گورنمنٹ اپنا منشاء ظاہر کر چکی ہے کہ ماہ ستمبر تک برآمد پر بندش جاری رکھیگی۔ بشرطیکہ اس دوران میں غلہ کے نرخ میں بہت زیادہ کمی واقع نہ ہو۔ یہ افواہیں کہ گورنمنٹ نے گیہوں برآمد کے لئے خریدی شروع کر دی ہے۔ بالکل غلط ہے ؛

گورنمنٹ ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

یہ توقع نہیں کیجا سکتی کہ آئندہ چند سال کے اندر چیزوں کی قیمت زمانہ قبل از جنگ کے پیمانہ پر آجائیگی۔ لیکن گورنمنٹ حتی الامکان مصارف زندگی کے کم کرنیکی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے برآمد پر پابندی عاید کرنا سب سے پہلی اہم کارروائی تھی۔ علاوہ ازیں اس کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کہ جہاں تک غلہ کے ذخیرے مل سکیں۔ ملک میں جمع رکھے جائیں ان کی کمی پوری کی جائے۔ اور ان کو تقسیم کیا جائے۔ غیر ذمہ دار لوگ کہتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ نرخ اجناس کا تعین کر کے غلہ کا نرخ کم کرا دے لیکن اس قسم کی دست اندازی ناقابل عمل ہے۔ یہ قدرتی قانون ہے کہ مانگ اور فراہمی ایک دوسرے کو خود بخود درست کر لیا کرتے ہیں اور نرخ اجناس پر مصنوعی پابندیاں خطرناک تجربہ کا حکم رکھتی ہیں۔ پبلسٹی کمیٹی لاہور

شدھی کی اشدھی

آریوں نے جن جن کو غیر مذاہب سے آریہ بنایا تھا۔ انکے حالات کتاب دیکھے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہیگا۔ قیمت ۸ ؍

پتہ منیجر فاروق منزل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم سے امکان نبوت فی خیر امت

اس زمانہ میں جو نیچر اعوج کا زمانہ ہے ہر طرف لوگوں میں بے دینی پھیلی ہوی ہے دنیا کیطرف لوگ جھک گئے ہیں اور پیارے اسلام کو جو حضرت نبی کریم صلعم کے ذریعہ سے دنیا میں آیا تھا لوگوں نے اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالنا چاہا۔ اسکی حلت و حرمت کی کچھ پرواہ نہ کی قانون کے ماتحت نہ رہے تو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف سے لوگوں پر رحم و کرم فرما کر ایک بندہ دنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث فرمایا۔ تاکہ انہیں ضلالت و گمراہی سے نکالے اور پھر نئے سرے سے انہیں انوار اسلام دکھائے لیکن جسطرح کہ لوگوں کی عادت ہے انہوں نے اس کا انکار کیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے۔ یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔ ہائے افسوس ہے بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر اسکے ساتھ انہوں نے تمسخر کیا یعنی بجائے اسکے کہ اسکو مانتے اسکو جھوٹا گردانا اور اسپر تمسخر اڑانے لگے۔ اور یہ بھی کہا کہ حضرت مرزا صاحب نے چونکہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نبی تو آ نہیں سکتا۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے نہیں۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (ا) ایک یہ کہ حضرت مرزا صاحب تو نبی ہوں لیکن تم نے نادانی سے نہ سمجھا ہو۔ (ب) دوسری یہ کہ قرآن کریم سے باب نبوت مسدود ثابت ہوتا ہو۔ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم سے باب نبوت بجائے مسدود کے مفتوح ہے۔ اور اس بات کا امکان ہو کہ کوئی نبی آ سکتا ہے۔ تو پھر غیر احمدیوں کا یہ اعتراض جو حضرت مرزا صاحب کے سچا نہ ہونے پر کیا گیا غلط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا میں قرآن کریم کے تین مقامات ایسے پیش کرتا ہوں جن سے صاف امکان نبوۃ (یعنی یہ کہ امت محمدیہ میں نبی آ سکتے ہیں) ثابت ہوتا ہے۔

پہلی آیت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (اعراف) اے بنی آدم اگر آویں تمہارے پاس رسول تم میں سے بیان کریں تم پر میری آیتیں پس جس کسی نے تقویٰ کیا اور نیکی کی انپر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ دیکھئے اور ذرا غور فرمائیے (لیکن تعصب کی پٹی اتار کر) کیسے صریح الفاظ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے پاس رسول آدیں تو انکو ماننا پس اگر کسی رسول نے آنا ہی نہیں تو کیا خدا تعالےٰ نے بیفائدہ فرما دیا۔ ہرگز نہیں اس آیت کا نبی کریم صلعم کے وقت میں اترنا صاف دلالت کر رہا ہے۔ کہ نبی آ سکتے ہیں۔

دوسری آیت اِنَّ اللّٰہ یصطفی من الملٰئکۃ ومن الناس رسولاً تحقیق اللہ تعالےٰ چنتا ہے اور چنیگا ملٰئکہ اور لوگوں سے رسول۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول آ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ زمانہ حال میں بھی اور مستقبل میں رسول مبعوث ہونگے۔

تیسری آیت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبٰت اے رسولو کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے۔ پس اگر امت احمدیہ میں رسول نہ آ سکتے تو کیوں قرآن کریم میں یہ حکم اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے رسولو کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے خدا کا فرمانا دلالت کرتا ہے۔ اس بات پر کہ رسول آئینگے لہٰذا اس سے بھی ثابت ہوا کہ رسول آ سکتے ہیں فھذا ھو المدعی ؛

عبدالاحد (دالوی) مدرسہ احمدیہ

تحفہ نایاب

ایک قلمی نسخہ قرآن شریف کا برائے ہدیہ ہمارے پاس ہے نہایت خوشخط نشان آیات سنہری اور بہت پرانا قلمی نسخہ ہے۔ دیکھنے سے طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ یہ نسخہ کسی بڑی لائبریری میں رکھنے کے قابل ہے۔ کوئی صاحب جو شائق اور قدردان ہوں بہت جلد اسکو بعوض چند دیگر حرز جاں بنالیں۔ اور آئندہ وہ خود اس سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لعل بے بہا اور دُرِ عدن کا ہدیہ نہایت ہی کم صرف یکصد روپیہ لیا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب اسکو دیکھکر لینا چاہیں تو وہ آمد و رفت کا محصولڈاک اپنے پاس سے خرچ کر کے منگا کر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ جو بذریعہ بیمہ رجسٹری شدہ بھیجا جائیگا لیکن دو روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر منگا کر دیکھ لیں مگر انہی اصحاب کو بھیجا جائیگا جنسے ہم ذاتی طور پر واقف ہیں۔ کہ وہ معتبر اور نبرنس مین ہیں ہر ایک کو نہیں بھیجا جائیگا۔

منیجر فاروق ایجنسی قادیان

درخواست دعا

قاضی محمد شفیق خاں صاحب ایم اے برادر اصغر اخویم قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے امتحان ایل ایل بی کا دیا ہے احباب انکی کامیابی کیواسطے دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انکو امتحان میں پاس کر دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سچا خادم ہونیکی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

اللہ ہی شافی ہے

مندرجہ ذیل ادویہ کو پورے تجربہ کے بعد نہایت مفید پایا ہے چنانچہ اسکے استعمال سے نوے فیصدی مریض بالکل صحتیاب ہوئے ہیں اسلئے یہ رعایت رکھدی ہے کہ اگر کسی شخص کو فائدہ نہ ہو حلفیہ بیان کرکے اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔ حلف جسطرح ہم کہیں اٹھانی ہوگی۔ مریض کو پورے حالات لکھنے پر دوائی ارسال ہوگی بغیر تشخیص مرض دوا نہیں بھیجی جائیگی

سفوف دافع جریان و سیلان منی مردوں و عورتوں کیلئے فی تولہ ۸ر

گولیاں دافع احتباس یعنی جس عورتکو ماہواری ایام آتے ہوں یا بالکل بند ہو یا کثرت درد سے ہوتی ہوں یا [illegible] بیس دنوں میں آتا ہو فی گولی ۲ر

گولیاں دافع استحاضہ جس عورتکو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو یا مہینہ میں دو تین بار آتا ہو جسکی وجہ سے کمزور ہوگئی ہو فی گولی [illegible] مقدار دوا۔ ہر ایک مریض کو آٹھ خوراک سے بیس خوراک تک [illegible] بیماری کی کمی بیشی پر دوائی کھانی پڑتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

فاروقی خضاب

یہ خضاب نو ایجاد ہے جسکا نشان ٹریڈ مارک بشارۃ ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکو لگاکر باندھنے کی کوئی دقت نہیں۔ چند منٹوں میں بال سیاہ ہو کر مثل ریشم کے ہو جاتے ہیں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی۔ مرد اور عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ ایک تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب [illegible] تمام خضابوں سے بڑھکر ہے۔ ایکبار تجربہ کے طور پر اسکو منگا کر آزمائیے۔ اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگائیے۔ ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جائیے [illegible] انشاء اللہ [illegible] آپ ہمارے خریدار ہو جائینگے۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ کاٹھ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چڑھ کر پھر [illegible] قیمت ایک شیشی ایک اونس مع برش [illegible] برش [illegible] تین شیشی [illegible] ۱۲ر

خواجہ [illegible] دارالفضل مالک [illegible] فاروق منزل قادیان

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

۱۔ شربت فولاد جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے۔ فی بوتل کلاں عہ

۲۔ شربت دافع قبض قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ فی بوتل کلاں [illegible]

۳۔ چٹنی نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ [illegible]

۴۔ بخار کی گولیاں یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

۵۔ حب قبض کشا۔ ہر قسم کے قبض کو دور کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

۶۔ علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کردیں تو انشاءاللہ اس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صدقہ سے انکے گھر اولاد ہوگی جو مفصل حالات لکھکر بھیجدیں انکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کی تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویہ کو جماعت کے احباب ضرور استعمال کریں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے۔ ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم نور احمد احمدی ایجنٹ کوتا جنہ [illegible] اکولہ برار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بنایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور بایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر والحکم اور ریویو انگریزی میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اپنی بیعت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مصدقہ ہے اور یہی سرمہ حضرت خلیفہ اولؓ کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اسکے متعلق فرمایا ہے۔ ہر امراض چشم کیلئے مفید پھولا۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ فی تولہ ۷ اصلی ممیرا کی قیمت [illegible] جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اور بڑی [illegible] طلب کیجئے۔

ست سلاجیت حکیم الامت سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع و غشی۔ صداع قاطع بلغم دافع بواسیر۔ جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس درد [illegible] دفع [illegible] گرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی وغیرہ ست درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول فی تولہ عہ

المشتہر
اللہ نور کابلی۔ تاجر۔ مہاجر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah